

# وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشِلُوا وَتَذَهَّبَ

"آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا" [سورۃ انفال: 46]

(ترجمہ)

فلسطین اور لبنان میں ہونے والے واقعات، اور مسلمانوں کے بیٹوں پر یہودیوں کے ہاتھوں امریکہ اور مغرب کی حمایت کے ساتھ ڈھائی جانے والی تباہی اور وحشیانہ قتل عام کے دوران، ہمیں کچھ بے ربط آوازیں سننے کو ملتی ہیں جو لبنان میں ہونے والے قتل و غارت پر خوشی کا اظہار کرتی ہیں۔

یہاں تک کہ کچھ لوگ حزب ایران کے رہنماؤں کے قتل پر مٹھائیاں بانت رہے ہیں، جو مجرم یہودیوں کے ہاتھوں مارے گئے ہیں۔ وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ یہ قتل و غارت اور نسل کشی جو فلسطین اور لبنان میں ہو رہی ہے، دراصل پوری مسلم امت پر حملہ ہے۔ یہ کسی ایک گروہ، فرقے یا مسلمانوں کے کسی خاص طبقے پر جنگ نہیں ہے۔ وہ میزائل جو لبنان کے لوگوں پر گردہ ہے، وہ شیعہ اور سنتی میں فرق نہیں کرتا۔ وہ لبنانی اور فلسطینی میں فرق نہیں کرتا۔ بلکہ اس کا نشانہ پوری مسلم امت ہے۔ یہودیوں کو اس بات کی پرواہ نہیں کہ وہ کس فرقے کا صفا یا کر رہے ہیں یا کس گروہ کو قتل کر رہے ہیں، کیونکہ تمام مسلمان ان کے لیے دشمن ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ ایران، اس کے لبنانی حلیف، بشار اور اس کے حامیوں نے شام کے عوام کے خلاف قتل و غارت، ظلم اور وحشیانہ نسل کشی کی ہے۔ یہ ایک ناقابل معافی جرم ہے جو لوگوں کی یادداشت سے کبھی نہیں مٹ سکے گا، اور نہ ہی ماتم کرنے والی ماں کیں اور غمزدہ افراد سے بھولیں گے۔

یہ بھی چیز ہے کہ ایران کا اپنا ایک ایجنسڈ اور شام، یمن اور عراق میں سازشی منصوبے ہیں، اور کوئی عقل مند شخص اسے نظر انداز نہیں کر سکتا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ایران مسلمانوں کے مسائل کی حمایت نہیں کرتا، بلکہ صرف اس مزاحمت کی حمایت کرتا ہے جو اس کے مفادات اور ایجنسڈ کو پورا کرتی ہو۔ لیکن لوگوں کا مسلمانوں کے قتل پر خوشی منانا، ڈھول پیشنا اور جشن منانا، جبکہ ان کا قتل امت کے سب سے بڑے دشمنوں کے ہاتھوں ہو رہا ہو، جو اس کی زمین کے غاصب اور اس کے لوگوں کو بے دخل کرنے والے ہیں، یہ شریعت اسلامی کے مطابق الحسن اور جہالت کی نمایاں ترین مثال ہے۔ یہ عمل ہے جو کسی بھی صورت میں اللہ ﷺ کو پسند نہیں، اور نہ ہی یہ مسلمانوں کی اپنے دشمن کے خلاف جنگ میں ان کے مقصد کو پورا کرتا ہے۔ بلکہ، یہی وہ چیز ہے جو اسلام کے دشمن چاہتے ہیں۔ اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿وَلَا تَنَازِعُوا فَتَفْشِلُوا وَتَذَهَّبَ رِيحُكُمْ﴾ اور آپس میں بھگڑانہ کرو، ورنہ تم کمزور ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔"

ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کردہ حدیث میں بیان کیا گیا ہے: ... وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّةٍ؛ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاقِرَّهَا، وَلَا يَتَحَالَّى مِنْ مُؤْمِنَهَا، وَلَا يَقِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ، فَلَيْسَ مِنْ وَلَسْتُ مِنْهُ "اور جو میری امت کے خلاف بغاوت کرے، اس کے نیک و بدپرواڑ کرے، اس کے مومنوں سے کسی قسم کی احتیاطانہ کرے، اور جس سے عہد کیا ہو، اس کا عہد پورانہ کرے، وہ مجھ سے نہیں ہے اور نہ ہی میں اس سے ہوں۔" (مسلم نے روایت کیا)

بالشبہ، اسلام پر یہ وحشیانہ حملہ امت کو اپنے دشمن کے خلاف متحد کرنے کا سبب ہونا چاہیے، جس طرح مغرب نے امت پر حملہ کرنے کے لیے اتحاد کیا اور اس کے گرد اس طرح اکٹھے ہوئے جیسے کھانے والے اپنے کھانے کے گرد جمع ہوتے ہیں۔ امت کے لیے زیادہ مناسب یہ ہے کہ وہ اپنے "رأيه" کے جنڈے کے نیچے متحد ہو، اپنے موقف

کو سیکھا کرے، مجاہدین کا دشمن کے خلاف ساتھ دے، اور غدار اور اجنبی حکمرانوں کی گندگی کو دور کرے، جنہوں نے امت کے خلاف سازش کی اور اس کے دشمن کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ امت کے خلاف یہ اقدام ایک قیمتی موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ اپنی مادی اور اخلاقی طاقتون کو اکٹھا کرے، صفوں کو متعدد کرے، تقسیم کو مسترد کرے اور مغربی دشمنی کے مقابلے میں ایک مضبوط ڈھانچے کی مانند کھڑی ہو۔

یہ ہمارے سردار رسول اللہ ﷺ کا موقف تھا جب انہوں نے منافقین کے سردار عبداللہ بن اُبی کے اس بیان کو سنا کہ: "اللہ کی قسم، اگر ہم مدینہ واپس گئے تو عزت والے ذلیلوں کو وہاں سے نکال دیں گے۔" حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کھڑے ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ دعْنِي أَصْرِبْ عَنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ" یا رسول اللہ، مجھے اجازت دیں کہ اس منافق کی گردن مار دوں۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دَعْهُ، لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّداً يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ" اسے چھوڑ دو، کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔" (بخاری نے روایت کیا)

رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے دلوں کو متعدد کرنے، فتنوں کو بچانے اور لوگوں کو اسلام سے دور نہ کرنے کے لیے منافقوں کو سزادینا ترک کر دیا۔ پوری جزیرہ نما عرب مدینہ کی اس ریاست کو احتیاط، چپ کر اور گہرائی سے دیکھ رہی تھی، اور موقع کی تلاش میں تھی کہ اس پر حملہ کرے۔ تاہم، نبی ﷺ کی حکمت اور اتحاد کی اہمیت کا شعور اس چیز کو روکنے کا سبب بنا۔

امام نووی (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: قَوْلُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِيهِ مِنَ الْحِلْمِ، وَتَرْكِ بَعْضِ الْأُمُورِ الْمُخْتَارَةِ وَالصَّبْرُ عَلَى بَعْضِ الْمَفَاسِدِ حَوْفًا مِنْ أَنْ تَتَرَبَّ عَلَى ذَلِكَ مَفْسَدَةً أَعْظَمُ مِنْهُ، وَكَانَ ﷺ يَتَأَلَّفُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى جَهَاءِ الْأَعْزَابِ وَالْمُنَافِقِينَ وَغَيْرِهِمْ، لِتَقْوِيَ شَوْكَةَ الْمُسْلِمِينَ، وَتَتَمَّ دَعْوَةُ الإِسْلَامِ" ان (علیہما السلام) کے قول میں حلم ہے، بعض اختیاری امور کو چھوڑ دینا، اور بعض مفاسد پر صبر کرنا، اس خوف سے کہ کہیں اس سے بڑی مفسدت نہ پیدا ہو۔ نبی ﷺ لوگوں کو اکٹھا کرتے تھے اور اعراب، منافقین اور دیگر کی سختیوں پر صبر کرتے تھے، تاکہ مسلمانوں کی قوت مضبوط ہو اور اسلام کی دعوت مکمل ہو جائے۔"

مدینہ کا چار ڈر، جو رسول اللہ ﷺ نے پہلی ریاست قائم کرتے وقت لکھا تھا، اس میں بیان ہوتا ہے: **إِنَّهُمْ أُمَّةٌ وَاحِدَةٌ مِّنْ دُونِ النَّاسِ... وَإِنَّ سِلْطَمُ الْمُؤْمِنِينَ وَاحِدَةٌ** "وہ لوگوں سے الگ ایک امت ہیں... اور مؤمنین کا معاهدہ ایک ہے۔" اور ایک حدیث میں جو احمد نے روایت کی، اس میں بیان کیا گیا ہے:  
**الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَذْنَاهُمْ، وَهُمْ يَدْعُ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ** "مؤمنین کا خون برابر ہے، اور ان میں سے سب سے کمزور بھی ان سب کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔ وہ دوسروں کے خلاف ایک ہاتھ ہیں۔"

ابن کثیر نے "البداية والنهاية" (جلد 8 / صفحہ 127) میں ذکر کیا: فلما رأى ملك الروم اشتغال معاوية بحرب علي تداني إلى بعض البلاد في جنود عظيمة وطبع فيه، فكتب معاوية إليه: "والله لئن لم تنته وترجع إلى بلادك يا لعين، لا صطلحن أنا وابن عمي عليك ولآخر جنك من جميع بلادك، ولأضيقن عليك الأرض بما رحببت" "جب رومی بادشاہ نے دیکھا کہ معاویہ علی کے ساتھ جنگ میں مشغول ہیں، تو وہ بڑی فوج کے ساتھ کچھ ممالک میں آگیا اور ان پر قابض ہو گیا۔ معاویہ نے اسے لکھا: "الله کی فسم، اگر تو باز نہ آیا اور اپنے ملک واپس نہ گیا، اے ملعون، تو میں اور میرے پچھا کا بیٹا (علی) تیرے خلاف متحد ہو جائیں گے، اور تجھے تمام ممالک سے نکال دیں گے، اور تیرے لیے زمین کو تنگ کر دیں گے چاہے وہ کتنی ہی وسیع ہو۔"

یہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی صفت بندی اور اتحاد کی مثال ہے۔ یہ ایک شرعی قانونی تقاضا اور شرعی سیاسی موقف ہے۔ مسلمان مغربی استعمار اور ان کے خلاف ہونے والے شدید حملوں سے آزاد نہیں ہو سکتے جب تک کہ ان کے معاملات کیجاں ہوں اور ان کے ہاتھ قوم پرستی کی سرحدوں کو مٹا کر، صفوں کو متحد کر کے اور ایک مخلص، پاک مؤمن کی قیادت میں ایک ہاتھ کی طرح نہ اٹھیں، جو امت کے عوام کو عزت اور فتح کی طرف لے جائے۔ یہ آج امت کا موقع ہے کہ وہاں کو حاصل کرے۔

بجهالت کی پکاریں صرف اسلام کے دشمنوں کی خدمت کرتی ہیں اور مسلمانوں کی تقسیم کو مزید بڑھاتی ہیں۔ یہ امت کو آگے نہیں بڑھاتیں بلکہ اسے بہت سے قدم پیچھے دھکیل دیتی ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ایمان والوں کے دلوں کو متھد فرمائے اور ہمیں ایسی مخلص اور باوفاقیادت کے ساتھ فتح اور غلبہ عطا فرمائے جو اس امت کے منتشر حصوں کو رسول اللہ ﷺ کے "رایہ" کے چھنٹے تلے یکجا کرے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعاً وَلَا تَفَرَّقُوا وَإِذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءَ فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَاصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَاعًا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذْتُمْ مِّنْهَا كَذِيلَكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهَتَّدُونَ﴾ "اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے قام لو اور ترقہ نہ ڈالو۔ اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر ہوئی، جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا، اور تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی آیات کو واضح کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ" [آل عمران: 103]۔

حزب التحریر ریڈ یو کے مرکزی میڈیا آفس کے لیے خالد علی۔ امریکہ  
سے لکھی گئی تحریر